بسم اللہ الرحمن الرحیم

# دشمن

# کے تعاقب میں ہمت نہ ہارو

الشیخ المجاہد ابو محمد عاصم المقدسی حفظہ اللہ

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

website: http://www.muwahideen.tk

email : info@muwahideen.tk

ان الحمد للّٰہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نستھدیہ و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدالّٰلہ فلا مضل لہ و من یضلل فلا ھادی و نصلی و نسلم علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ ......

و بعد،

آدھی رات گذر جانے کے بعد میں نے جیل کی کال کوٹھری سے سر باہر نکالا اور باہر بیٹھے پہرے دار سپاہی کو دیکھنے لگا وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے سو رہا تھا کہ ایسے لگے کہ جس طرح وہ ڈیوٹی پر مستعد بیٹھا ہے۔اس خوف سے کہ کہیں اس کے افسر جیلر کو اس کے سونے کا پتا نہ چل جائے کیونکہ اسوقت سونا اتنا خطرناک ہوسکتا ہے کہ صرف اسی وجہ سے اسے بطور سزا جیل میں قید کیا جاسکتا ہے۔اس پہرے دار سپاہی کی حالت دیکھ کر مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد آ گیا۔

" ولا تھنو فی ابتغاء القوم ان تکون تألمون فانھم یألمون کما تألمون و ترجون من اللہ ما لا یرجون و کان اللہ علیماً حکیما"

''اگر تم تکلیف اٹھا رہے ہو تو یقیناً وہ بھی تکلیف اٹھاتے ہیں جس طرح تم تکلیف اٹھاتے ہو اور تم اللہ سے وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔''

اس لیے میں کبھی کبھی ایسا کرتا کہ ساری رات جاگتا رہتا اور اپنے زندان کے روشن دان کی طرف کھڑا ہو جاتا اور وہاں پر موجود پہرے دار سپاہیوں کو شرک اور مشرکین سے برأت کی دعوت دیتا

اوران کے سامنے توحید باری تعالیٰ کے حقائق کھول کھول کر بیان کرتا اور کفر با الطاغوت اور ایمان با اللہ کی اہمیت واضح کرتا اس دوران مذکورہ آیت کریمہ کا معنی ومفہوم میرے ذہن میں رہتا۔

اس طرح جب میں طاغوت کی راہ میں مشقت وتکلیف اٹھانے والے سپاہیوں کو دیکھتا کہ انہیں بھی ہماری طرح عیدین کے دنوں میں اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹنا نصیب نہیں ہوتا اوران پر کئی کئی ہفتے اس حال میں گذر جاتے ہیں کہ یہ اپنی ماؤں، بیویوں اوراپنی اولاد کو دیکھنے سے محروم رہتے ہیں، تب میں ان سے کہا کرتا کہ تم بھی ہماری طرح قیدی ہی ہومگر ہمارے اورتمہارے درمیان واضح فرق ہے وہ یہ کہ تمہیں صرف طاغوت کوراضی وخوش کرنے کے لیےاورحقیر دنیا کے چندٹکوں کی خاطر اپنے والدین،عزیز واقارب اوراولاد کوچھوڑ ناپڑ تا ہےاوران کی جدائی کےغم کو سہناپڑ تا ہے جبکہ ہم لوگ اپنے اوپر گذرنے والے ہر لمحے پرخواہ وہ عید ہو یا عید کےعلاوہ ہواپنے رب سے اجر وثواب کی امید رکھتے ہیں ۔اس طرح جوہمیں اپنے والدین،عزیز واقارب اور اولاد کی جدائی برداشت کرنا پڑتی ہے یا ہمیں دوران قید یا اس کے علاوہ کوئی تکلیف ،مشقت ،جسمانی تشدد، دکھ درد، بیماری ،تھکاوٹ یا کوئی دنیاوی نقصان پہنچتا ہےتو ہم اسے فی سبیل اللہ شمار کرتے ہیں اوراپنے رب سےاس عظیم اجروثواب کی امید رکھتے ہیں جوکبھی ختم نہ ہوگا۔

**چنانچہ طاغوت کی راہ میں چندٹکوں کی خاطر پہرہ دینے والےسپاہیواورفوجیو!سن لواس عید میں ہم بھی محروم ہیں اور یقیناً تم بھی محروم ہولیکن ہم اپنے اللہ سے وہ امید رکھتے ہیں جوتم نہیں رکھتے۔**

پھر ایک دن مجھے آدھی رات گذرنے کے کچھ دیر بعد تفتیش کے لیےطلب کیا گیا تو میں نے تفتیش کار افسر کو دیکھا کہ اس کی آنکھیں انتہائی سرخ ہوچکی ہیں اور وہ جمائیاں لے رہا تھا اس کی یہ حالت دیکھ کر مجھے پھر یہی آیت یاد آ گئی۔

آج جبکہ میں اپنے گھر میں نظر بند ہوں ان طاغوتی سپاہیوں کے متعلق سنتا رہتا ہوں کہ وہ آدھی

رات کے بعد، یا فجر سے پہلے بار بار میرے گھر کا چکر کاٹتے ہیں اور یہ بھی میرے علم میں آیا ہے کہ وہ مختلف اوقات میں مثلاً شام کے قریب یا دوپہر کے وقت سورج کی کڑکتی دھوپ میں میری نگرانی کررہے ہوتے ہیں۔ان کی یہ حالت دیکھ کر پھر مجھے یہ آیت یاد آجاتی ہے۔

" ولا تهنو في ابتغاء القوم ان تكونوا تألمون فانهم يألمون كما تألمون و ترجون من الله ما لا يرجون وكان الله عليماً حكيما"

''اگر تم تکلیف اٹھا رہے ہوتو یقیناً وہ بھی تکلیف اٹھاتے ہیں جس طرح تم تکلیف اٹھاتے ہو اور تم اللہ سے وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔''

اس طرح جب میں صیہونی فوجیوں کی طرف دیکھتا ہوں کہ جنہیں مسلمانوں کے خلاف اپنی عداوت ودشمنی کا پھل اپنے مقتولین کی صورت میں کاٹنا پڑتا ہے پھر یہ اپنے مقتولین پر روتے اور چیختے اور چلاتے ہیں جن کو مجاہد بھائیوں نے تہہ تیغ اور جہنم واصل کیا ہوتا ہے۔اسی طرح جب میں دیکھتا ہوں کہ دونوں فریقین کے ورثاء اور مقتولین اللہ سے کیا کچھ پانے والے ہیں تب پھر میں اسی آیت کو یاد کرتا ہوں۔

اسی طرح جب میں دیکھتا اور سنتا ہوں کہ افغانستان میں نامراد امریکی فوجی ڈر کے مارے اتحادی اور مرتد ملحد افغانی فوج کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں تاکہ مجاہدین کی فائرنگ اور حملوں سے بروقت دفاع کرسکیں اس وقت مجھے پھر یہی آیت یاد آجاتی ہے۔

**اے انبیاؑ کے منہج پر چلنے والے سچے مجاہدو، موحدو اور داعیو!......''اللہ رب العزت تم سے یہی چاہتا ہے کہ اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کرلو یہ دنیا ہمیشگی کا گھر نہیں اور نہ ہی کسی کے لیے اس کی نعمتیں اور آسائشیں دائمی ہیں۔چنانچہ آج مسلمان بھی اور ان کے مختلف اجناس کے داخلی اور خارجی دشمن بھی سب کے سب اس دنیا میں دکھ، درد تکلیفیں اور مشقتیں جھیل رہے ہیں**

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یا ایھاالانسان انك کادح الی ربك كدحاً فملاقیه﴾(انشقاق:4)

''اے انسان تو سخت مشقت سہہ کر اپنے رب کی طرف جانے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے''

لیکن ایک مسلم کی مشقت اور ایک کافر کی مشقت کے مابین کوئی نسبت نہیں کیونکہ ایک مسلم اپنی مشقت و تکلیف سے جو امید رکھتا ہے اور جس چیز اس کا دشمن امید رکھتا ہے دونوں کے درمیان بڑا واضح فرق ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فاما من اوتی کتبه بیمینه فسوف یحاسب حسابا یسیراً و ینقلب الی اهله مسروراً واما من اوتی کتبه ورآء ظهره فسوف یدعوا ثبوراً و یصلیٰ سعیراً۔ انه کان فی اهله مسروراً۔ انه ظن ان لن یحور۔ بلی انه ربه کان به بصیراً﴾(الانشقاق:15-7)

''پس وہ شخص جسے اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو اس کا محاسبہ آسان حساب کی صورت میں کیا جائے گا اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش خوش واپس آئے گا۔ اور لیکن وہ شخص جسے اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا گیا تو عنقریب وہ ہلاکت کو پکارے گا اور بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔ بلا شبہ وہ اپنے گھر والوں میں بہت خوش رہتا تھا۔ یقیناً اس نے سمجھ رکھا تھا کہ وہ کبھی اپنے رب کی طرف واپس نہیں لوٹے گا۔ کیوں نہیں یقیناً اس کا رب اسے خوب دیکھنے والا تھا''۔

چنانچہ ایک مسلم داعی کو دعوت الی اللہ کے میدان میں پہنچنے والی تکلیف مشقت تھکاوٹ اور اذیت

کے درمیان اور طواغیت کے فوجیوں کو کفریہ قوانین کی حمایت اور حفاظت کے دوران پہنچنے والی تکالیف اور دعاۃ ومجاہدین کے تعاقب میں پیش آنے والی مشقت اور موحدین پر تشدد کرتے وقت طواغیت کے جلادوں اور تفتیش کار افسروں کو پہنچنے والی تکلیف ومشقت اور اذیت میں یقیناً زمین وآسمان کا فرق ہے۔اسی طرح ایک سچے مجاہد کو جہاد کے میدان میں لگنے والے زخم قید اور رات کو جاگنے کی صورت میں جو تکلیف اور مشقت پہنچتی اور تفتیش کار افسروں کو تفتیش کے سبب موحدین کے ساتھ رات کو جاگنے کی صورت میں پہنچنے والی تکلیف کے درمیان بھی کوئی نسبت نہیں۔اسی طرح مجاہدین کی شہادت اور طاغوتی وکفریہ نظامِ حکومت کی حفاظت وحمایت کرنے والوں کی موت میں بھی بعدالمشر قین ہے۔الغرض جس چیز کی موحدین اور مجاہدین امید رکھتے ہیں اور جس کی طاغوت کے فوجی اور سپاہی امید رکھتے ہیں دونوں میں نمایاں فرق موجود ہے۔
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الـذيـن امـنـو يـقـاتلون فى سبيل الله والذين كفروايقاتلون فى سبيل الطاغوت ﴾( النساء:36)

''وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ کی راہ میں اور جنہوں نے کفر کیا وہ طاغوت کی راہ میں قتال کرتے ہیں''

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ذالك بـانهـم لا يـصيبهـم ظمأ ولا نصب ولا مخمصة فى سبيل الله ولا يطئون موطئاً يغيظ الكفار ولا ينا لون من عدو نيلا الا كتب لهم به عمل صالح ان الله لا يضيع اجر المحسنين﴾(سورة التوبه:120)

''یہ وہ لوگ ہیں کہ بے شک انہیں اللہ کی راہ میں جو بھی پیاس اور تھکاوٹ اور بھوک کی تکلیف پہنچتی ہے اور جو بھی ایسی جگہ روندتے ہیں جو کافروں کو سخت ناگوار ہو اور

وہ دشمن سے جو بھی کامیابی حاصل کرتے ہیں اس کے بدلے ان کے لیے نیک عمل
لکھا جاتا ہے بے شک اللہ محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ان الذین فتنوا المومنین والمومنت ثم لم یتوبوا فلھم عذاب جھنم
ولھم عذاب الحریق﴾(البروج:10)

''بلاشبہ جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں پر ظلم وستم ڈھایا پھر توبہ بھی نہ کی ان
کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے ایسا عذاب ہے جو جلا کر رکھ دے گا''

مذکورۃ الصدر دونوں فریقین کے درمیان یقیناً واضح فرق ہے۔ان سب کو ہی رات کو جاگنا پڑتا ہے اور تکلیف ومشقت اور تھکاوٹ برداشت کرنا پڑتی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ ابرار و نیک لوگ اللہ مالک الملک کے پاس ایک عزت کی جگہ بیٹھے ہوں گے ان کے لیے رب نے اجر وثواب ذخیرہ کر رکھا ہے جسے وہ قیامت تک بڑھاتا رہے گا اور ان کے لیے اپنی نعمتوں والی جنت تیار کر رکھی ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے اور کبھی موت نہ آئے گی۔جبکہ فجار لوگ جو اپنے طواغیت حکمرانوں اور افسران سے گھٹیا مناصب اور ماہانہ چند حقیر ٹکے حاصل کرتے ہیں ان سے جلد ہی یہ تمام حکومتی مناصب اور عہدے چھین لیے جائیں گے اور یہ وظیفے اور تنخواہیں سب ختم ہو جائیں گے اور موت کا پیغام آ جائے گا اور گناہوں کا ثقیل بوجھ ہی باقی بچے گا۔پھر کیا ہوگا......؟

﴿فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد﴾(الفجر26-25)

''پس اس دن اس کے عذاب جیسا کوئی عذاب نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کے قید
کرنے کی مانند کوئی قید کرے گا''

اے انسان! گنتی کے ان چند دنوں کی پرتعیش وخوشحال زندگی کا کیا فائدہ کہ پھر بعد میں دائمی وابدی عذاب انسان کا مقدر بن جائے......؟ صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جس جہنمی کو دنیا میں سب سے

زیادہ نعمتیں وآسائشیں ملی تھیں اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اسکو جہنم میں ایک غوطہ دے کر پوچھا جائے گا اے ابنِ آدم کیا تو نے کبھی کوئی خیر، آرام وسکون دیکھا ہے؟ کیا تجھ پر کوئی نعمت آئی تھی؟ وہ کہے گا اللہ کی قسم کبھی نہیں اے میرے رب۔ یعنی جہنم کے ایک غوطے کی دہشت اور گھبراہٹ سے دنیاوی زندگی کی تمام نعمتوں اور آسائشوں کو بھول جائے گا حالانکہ دنیا والوں میں وہ سب سے زیادہ خوشحال تھا تو اس جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنا کیسا ہوگا؟۔ پھر اہلِ جنت میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیفوں میں رہا تھا اسکو جنت میں ایک چکر لگوایا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا اے ابنِ آدم کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف بھی دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر کوئی تکلیف وسختی آئی تھی؟ وہ کہے گا اللہ کی قسم اے میرے رب مجھے کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچی اور نہ ہی میں نے کبھی شدت وسختی دیکھی حالانکہ اس شخص پر دنیا والوں میں سب سے زیادہ تکلیفیں اور مشقتیں آئی تھی۔

پس جس وقت ایک سچا مجاہد وموحد داعی اپنے رب کی تیار کردہ جنت کی دائمی نعمتوں کی طرف دیکھتا ہے جو کبھی ختم اور پرانی نہ ہوں گی اور اپنے دشمن کا اصلی ٹھکانہ اور انجام دیکھتا ہے تو اللہ کے راستے میں پہنچنے والی ہر تکلیف مشقت، اذیت اور آزمائش کو بھول جاتا ہے بلکہ وہ اسے حقیر سمجھتا ہے کہ کاش اسے دگنی تکلیفیں آجاتیں۔ اس بات کی تصدیق اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے:

**﴿ کہ اگر ایک آدمی کو پیدا ہونے سے لیکر بڑھاپے اور مرنے تک ساری زندگی اللہ کی خاطر اسے چہرے کے بل گھسیٹا گیا ہو تو قیامت کے دن اتنی بڑی تکلیف کو بھی حقیر سمجھے گا ﴾** (سلسلسة الاحاديث الصحيحة رقم446)۔

**''اے جان صبر کرنے میں ذرا ایک گھڑی میری مدد تو کر پھر دیکھنا کہ موت کے وقت تمام تکلیفیں ختم ہو جائیں گی یہ تو دنیا کی زندگی چند دن کی ختم ہو جانے والی عارضی زندگی ہے پھر دکھ، تکلیف**

اورغم اٹھانے والا یقیناً راضی وخوش ہو جائے گا۔''

یہ چند کلمات سب سے پہلے میرے اپنے لیے پھر مختلف خطوں میں فی سبیل اللہ برسر پیکار موحدین ومجاہدین کے لیے اور ہر جگہ ان کا دفاع کرنے اور ان کا ساتھ دینے والے دعاۃ و مبلغین کے لیےاوراسی طرح کفارومرتدین کی جیلوں میں قیدوبند کی صعوبتیں برداشت کرنے والےموحدین ومجاہدین کے لیےبطورنصیحت تھے۔

" ولا تهنو في ابتغاء القوم ان تكون تألمون فانهم يألمون كما تألمون و ترجون من الله ما لا يرجون و كان الله عليماً حكيما"

''اگرتم تکلیف اٹھارہے ہوتویقیناً وہ بھی تکلیف اٹھاتے ہیں جس طرح تم تکلیف اٹھاتے ہواورتم اللہ سے وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اوراللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا اورحکمت والا ہے۔''

مسلم ورلڈڈیٹاپروسیسنگ پاکستان
http://www.muwahideen.tk
info@muwahideen.tk